اداریہ

قاہرہ کانفرنس .... مسلمانوں کیخلاف ایک گھناؤنی سازش

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی کسی سے مخفی نہیں ہے۔ انکی ہر سوچ اور فکر اسلام اور مسلمانوں کیخلاف ہوتی ہے۔ وہ دن رات اس فکر میں رہتے ہیں کہ کونسا طریقہ اور اسلوب اختیار کیا جائے جس سے مسلمانوں کو معاشی طور پر تباہ اور اخلاقی طور پر برباد کیا جاسکے۔ موجودہ "یورپ" جسکی زمام اقتدار اسوقت یہودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے اسقدر خوفزدہ ہیں کہ وہ جلد از جلد انہیں منظر عام سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کی یکجہتی اور اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور انکی قوت کو پاش پاش کرنے کیلئے لیل و نہار بھیانک منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کی اخلاقی، ثقافتی اور تہذیبی برتری کو پامال کرنے کیلئے گھناؤنی سازشیں تیار کی جا رہی ہیں۔ یورپ کے قابل ترین اذھان اور خطیر سرمایہ بڑی بے دردی سے صرف ہو رہا ہے۔ اسکی تازہ ترین مثال "قاہرہ بہبود آبادی کانفرنس" ہے۔ جو اب تک مسلمانوں کیخلاف لانے والی تمام سازشوں اور منصوبوں میں بھیانک اور بدترین ہے۔ کانفرنس کا ایجنڈا انتہائی شرمناک، حیاء سوز اور کریہناک ہے۔ جس میں جنسی آزادی، اسقاط حمل، ہم جنس پرستی، عورتوں کی کھلی آزادی جیسے موضوعات زیر بحث ہیں جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ اقوام عالم کی معاشی اور معاشرتی تباہی و بربادی کا پیغام ہے۔ منصوبہ ساز شیطان ایجنڈے کو تحریر کرتے وقت تمام اخلاقی اور تہذیبی حدوں کو پھلانگ گئے ہیں اور ایسا ابلیسی منصوبہ مرتب کیا ہے جس سے عالم اسلام کو بالخصوص نشانہ بنایا گیا ہے۔

بدقسمتی سے اس ایجنڈے کی تکمیل اور عملی تنفیذ کیلئے مسلمان ممالک آلۂ کار بنے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ مصر اسکا میزبان ہے اور اسکے دارالحکومت ''قاہرہ'' میں اسکا انعقاد کیا گیا ہے۔ جہاں دنیا کی قدیم ترین اسلامی یونیورسٹی ''الازھر الشریف'' ہے اور ایک نام نہاد مسلمہ ڈاکٹر نفیسہ صادق کو کانفرنس کا میزبان مقرر کیا گیا ہے۔

اب ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ آخر وہ کونسے مقاصد ہیں جنکے حصول کیلئے ایسے خوفناک منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ یورپ کے کلیسا ایک عرصہ سے مسلمانوں کو اسلام سے بیزار کرنے اور انہیں عیسائی بنانے پر لگے ہوئے ہیں۔ اس مشن پر اپنے تمام وسائل صرف کر رہے ہیں لیکن برس ہا برس کی لاحاصل محنت کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کام اتنا آسان نہیں کہ مسلمانوں کو اسلام سے متنفر کر کے دیگر مذاہب میں دھکیل دیا جائے' پھر برصغیر میں انہوں نے اپنے پروردہ دجال غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا تاکہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کیا جا سکے۔ لیکن ان تمام منصوبوں سے انہیں وہ نتائج حاصل نہ ہوئے جنکی توقع تھی۔ آخرکار انہوں نے طے کیا کہ مسلمانوں کا عقیدہ تبدیل کرنا تو دشوار ہے کیوں نہ انکی اخلاقی تہذیبی اور معاشرتی تباہی کا ساماں کیا جائے۔ انہیں جنسی بے راہ روی' فحاشی' عریانی جیسے قبیح افعال میں مبتلا کر دیا جائے۔ یہ خود ہی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات اور اسکی روشن تہذیب و ثقافت سے دور کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ انکی نئی نسل کو یہ باور کرایا جائے کہ جنسی آزادی' ہم جنس پرستی' مرد و زن کا اختلاط' اسقاط حمل' انکا پیدائشی حق ہے۔ بنیادی انسانی حقوق میں یہ چیزیں بھی شامل ہیں۔ نوجوان نسل اسکے حصول میں خود ہی اسلام کے سنہری اصولوں سے ٹکرائیں گے۔ اس تصادم کے نتیجے میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل پا جائیگا جس میں اسلامی اقدار کی حمیت اور دینی غیرت از خود معدوم ہو جائیگی۔ مسلم معاشرہ معاشی' تہذیبی' ثقافتی اور عسکری لحاظ سے اپاہج ہو جائیگا۔ مادر پدر آزادی ہوگی' نئی نسل کو اپنی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کی تمیز نہ رہے گی اور ہمارا معاشرہ حیوانیت' درندگی اور بہیمیت کی واضح

تصویر پیش کریگی۔ اسکے نتیجے میں مسلم معاشرہ کا تصور از خود ختم ہو جائیگا اور وہ کام جو صلیبی جنگوں اور عیسائیت کی تبلیغ سے نہ ہو سکا وہ باسانی "قاہرہ کانفرنس" کے ذریعے ہو جائیگا اور یہود و نصاریٰ اپنے مطلوبہ نتائج حاصل کر لیں گے۔

قاہرہ کانفرنس کا اصل ہدف ہی مسلم ممالک ہیں کیونکہ جس بے حیائی گندگی اور غلاظت کا پرچار وہ اسکے ایجنڈے کے ذریعے کرنا چاہ رہے ہیں۔ وہ یورپ اور اسکے ہمنوا ممالک میں پہلے سے ہو رہا ہے بلکہ ان ممالک میں ان برائیوں کو پہلے سے قانونی تحفظ دیدیا گیا ہے۔ انہیں قاہرہ کانفرنس کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں؟ انہیں معلوم ہے کہ صرف مسلم ممالک ہی اس پر احتجاج کرینگے۔ لہٰذا اس کانفرنس کو تمام بڑے ممالک کی تائید اور رضامندی سے منعقد کیا گیا۔ اسے زیادہ موثر بنانے کیلئے تمام عالمی اور مالیاتی اداروں کی آشیرباد بھی حاصل ہے اور انکی مالی امداد کو اس ایجنڈے کی تنفیذ سے مشروط کر دیا گیا ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان ہم نے اس بے حیائی کے سیلاب کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات کیے ہیں؟ اس میں شک نہیں کہ بعض اخبارات اور ہفت روزہ جرائد نے عوام الناس کو اس خطرناک منصوبے سے آگاہ کیا ہے اور بھرپور احتجاج بھی کیا ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس منصوبے کے پس منظر سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ ایک ایک فرد کو حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے تاکہ ہماری نوجوان نسل اخلاق باختگی، جنسی انارکی کی دلدل سے محفوظ رہ سکے۔ نئی نسل کے ایمان کی سلامتی کی ذمہ داری علماء کرام پر عائد ہوتی ہیں۔ مسلم معاشرہ کی تشکیل اور اپنی تہذیبی اور ثقافتی اقدار کے تحفظ کیلئے ہر ذمہ دار فرد کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ یہود، نصاریٰ اور انکے شیطانی ایجنٹ پہلے کیطرح ناکام و نامراد رہیں اور اپنی شکست پر کف افسوس ملتے رہیں۔ اسکے ساتھ حکومت وقت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اس ایجنڈے کو مسترد کر دے' اسلامی اور ملی کلچر کے تحفظ کیلئے" اپنا کردار ادا کرے۔